



سوال

(234) کیا مردے قبروں سے باہر نکلتے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مردے قبروں سے باہر نکلتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میرے عزیز مستری کیس صاحب نے جدیدہ خدام الدین مجریہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء کا صفحہ نمبر ۱۱ دکھایا جس میں اللہ کے نیک بندوں کی فراست اور کرامات کے تحت مولانا سید امین الحق صاحب شیخوپوری نے کتاب الروح لحافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت مطرف بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ جو تابعی ہیں کہ کرامت یوں بیان کی ہے: مطرف بن عبد اللہ اپنے گھر واپس جا رہے تھے۔ قبرستان سے گزرے آپ نے دیکھا کہ اہل قبور اپنی قبروں سے باہر بیٹھے ہیں اور کہا یہ مطرف جمعہ پڑھ کر واپس جا رہا ہے۔ مستری صاحب نے مجھ سے دریافت کیا، کیا یہ حکایت کتاب الروح میں ہے۔ میں نے کتاب الروح نکالی اور جہاں جہاں گمان اغلب تھا اس کو دیکھا چنانچہ کتاب الروح کے صفحہ نمبر ۶ پر یہ حکایت مل گئی۔ میں فرض سمجھتا ہوں کہ اس کی پیمائش میں کروں تاکہ مغالطہ رفو ہو، روایت اصل الفاظ مع سند مندرجہ ذیل ہے:

((حدیثا خالد بن خداش حدیثا جعفر بن سلیمان عن ابی التیاج قال کان مطرف یفدو فاذا کان یوم الجمعة ادج قال وسمعت ابا التیاج یقول بلغنا انه کان ینور له فی سوطہ فا قبل لیلۃ حتی اذقا کان عند مقبر القوم وهو علی فرسہ فرأی اهل القبور کل صاحب قبر جالساً علی قبرہ فقلوا هذا مطرف یاتی الجمعة قلت و تعلمون عند کم یوم الجمعة قالوا نعم و نعلم یا یقول فیہ الطیر قلت و ما یقولون قالوا السلام))

حقیقت یہ ہے کہ اصل میں یہ روایت ابن ابی الدنیا کی ہے۔ جیسا کہ کتاب الروح کے ص ۵ سے معلوم ہوتا ہے، علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الحفاظ ص ۲۲۴ جلد نمبر ۲ حافظ ابن ابی الدنیا کی شیوخ کی فہرست دی ہے جن میں خالد بن خداش کا ذکر کیا ہے بلکہ ص ۲۲۵ جلد ۲ میں ایک روایت بھی نقل کی ہے جس کی سند میں خالد بن خداش موجود ہے۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے ص ۵ سے لے کر کئی صفحات پر اسی ابن ابی الدنیا کی کتاب القبور سے روایتیں نقل کی ہیں۔ بیحد یہ روایت حافظ صاحب نے اپنی کتاب زاد المعاد ص ۱۱۶ جلد اول مطبوعہ مصر میں نقل کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت حافظ ابن ابی الدنیا کی کتاب المناجات کی ہے۔ حافظ ابن ابی الدنیا کا ترجمہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تہذیب ص ۱۳، ۱۲ جلد ۶ میں کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے شیوخ میں دو کذاب تھے ایک محمد بن اسحق بلخنی دوسرا محمد بن الحسن البرجلانی۔ نیز نواب صاحب نے بھی آثار الاوہار سے محمد بن اسحاق بلخنی کذاب کا ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو التاج المکمل ص ۹۹ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لسان ص ۶۶ میں و حافظ ابن ذہبی نے المیزان ص ۲۴ جلد ۳ پر محمد بن الحسن البرجلانی پر علماء کی تنقید نقل کی ہے۔ کتاب الروح کی روایت میں خالد بن خداش پہلا راوی ہے جس کو علی بن الدین اور زکریا الساجی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ تہذیب ص ۸۵ جلد ۳ دوسرا راوی جعفر بن



سلیمان ہے۔ یہ شیعہ رجال میں سے ہے ملاحظہ ہو لسان ۱۲۵، جلد ۲ والمیزان ص ۸۹ جلد ۱ اوص ۱۹۰ و تہذیب ص ۹۸ تا ۹۵ جلد ۲ مطرف بن سلیمان کا واقعہ بیان کرنے والے ابو التیاح ہیں جو بلغنا سے بیان کرتے ہیں روایت میں انقطاع ہے۔ ((النجر المحتمل الصدق والكذب)) صاحب مضمون کے اسم گرامی سے پہلے رأس المحققین أسوة الصالحین، کے القاب درج ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بوری تحقیق سے یہ مقالہ سپرد قلم کیا ہے، لیکن افسوس ہے کہ آپ نے تحقیق کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ حالانکہ محقق کا کام ہے کہ روایت کی مکمل پیمانہ بن کرے۔ یہ روایت کتاب الزہد ص ۲۳۶ پر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ اگر رأس المحققین کتاب الزہد دیکھ لیتے تو ان کو یہ واقعہ بیان کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ الزہد کی روایت میں ہے :

((حتیٰ اذا کان عند البور هو مر علی فرسہ فرأی اهل القبور الحدیث))

”یعنی مطرف بن عبد اللہ گھوڑے پر سوار جا رہے تھے یہاں تک کہ وہ قبرستان کے نزدیک پہنچے ان کو گھوڑے پر نیند آگئی اور خواب میں اہل قبور کو دیکھا۔“

افسوس ہے کہ کتنا بڑا مغالطہ ہے۔ واقعہ خواب کا ہے اور بیان کیا جا رہا ہے کہ انہوں نے یقظہ کی حالت میں مردوں کو دیکھا۔

((ان كنت لا تدري فتلك مصيبة وان كنت تدري فالمصيبة اعظم))

اگر کتاب الزہد آپ کو نہ ملی تھی تو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کی زاد المعاد بھی دیکھ لی ہوتی جس میں صاف لکھا ہے۔ یہ روایت ابن ابی الدنیا کی کتاب المناجات سے لی ہے۔ یہ خوابوں کا قصہ ہے غیر ممکن الوجود کو ممکن الوجود بنا لیتا ہے۔ اگر آپ اس کو یقظہ یا عیاں سے تعبیر کریں تو آپ کو قرآن کی بہت سی نصوص کا انکار کرنا پڑے گا۔

اسد راک زاد المعاد میں ابو التیاح کا اسم لاحق بن حمید بیان کیا گیا ہے یہ کتابت کی غلطی ہے ان کا اصل نام یزید بن حمید ہے تہذیب ص ۳۲۰ جلد ۱، الزہد میں عبید بن حسان کتابت کی غلطی ہے حالانکہ اصل نام عبید بن الحباب ہے تہذیب ص ۳۲۹ جلد ۱۔ (الاعتصام جلد ۵ اش ۱۷)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 416-420

محدث فتویٰ